



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ہے کہ مساجد اللہ کی ہیں، کیا کسی مسجد کے بارے میں یہ کہنا درست ہے کہ وہ فلاں لوگوں کی مسجد ہے مثلاً جٹاں دی مسجد؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

مساجد اللہ کے نام وقت ہوتی ہیں، کوئی شخص مسجد کا مالک نہیں ہو سکتا اور نہ کسی کے لیے مالکانہ رویہ اختیار کرنا جائز ہے۔ البتہ شناخت کے طور پر اگر کسی نام سے مشہور ہو جائے جیسے سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔
: امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری، کتاب الصلاة میں باب یوں قائم کیا ہے

(مل یتقال مسجد بنی فلان؟) (کیا یوں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں قبیلے کی مسجد؟)

: اس باب کے تحت درج ذیل حدیث (ح: 420) ذکر کرتے ہیں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گھوڑے تیار کرائے تھے ان کی دوڑ حنفیا سے لے کر اخیر مقام ثنیۃ الوداع تک مقرر کی اور جو گھوڑے تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک رکھی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے۔

مذکورہ روایت میں مسجد بنی زریق کا تذکرہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شناخت کے لیے کسی قوم یا قبیلہ وغیرہ کی طرف مسجد منسوب کی جا سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

مسجد کے احکام و مسائل، صفحہ: 333

محدث فتویٰ